

اشکِ عزاءِ بہانا ماتم کی صف بچھانا

اشکِ عزاءِ بہانا ماتم کی صف بچھانا

زہراء کے لادلے کو ہرگز نہ بھول جانا

غمخوار شاہدیں پر سایہ بتول کا ہے

انسوں میں اُسکے موتی جتہ ہے اشیانہ

مزیقِ غمِ حسینی یارب کبھی نہ کم ہو

اُسکے سوا کوئی غم ہمکو نہ تو دکھنا

اؤ حسین اؤ برہان دین کو دیکھو

یہ شانِ گریہ زاری یہ مجلسیں مرجانا

برہان دین کو زہراء اجرِ عظیم دیگی

تا حشر انکے دم سے رونا ہے یہ رُلانا

یہ انسوؤں کا پُرسہ بی بی قبول کر کے

برہان دین کے صدقے دامن میں تم بسانا

گلِ اب صحراءِ مچھلی روتا ہے پتہ پتہ

دیکے صدا حسینا مغموم ہے زمانہ

شبیر دل کے ٹکڑے دیں پر لٹا رہا ہے
عالم میں بیکسی کے اُمت کو بخشوانا

عبّاس تم کہانہ ہو تنہا کھڑا ہے بھائی
ٹوٹا ہوا ہے مجھ پہ حلقہء کافرانہ

دیدارِ پنجتن کی اکبر نے دی ہے بشریٰ
دمِ اخری بھی مؤمن کی قدر تھا بتانا

ہاتھوں میں اپنا بچہ گردن پہ تیر کھائے
پوچھو حسین سے وہ اصغر کا تلملانا

خنجر تلے بھی جسکو غمخوار یاد آئے
اس مہمان کی خاطر اِک اشک تو بہانا

زینب کو شہ نے دیکھا زینب نے شہ کو دیکھا
سجدے میں شاہ دیں پر بوٹھی چھری چلانا

برہان دیں نے لکھا ابیک مرثیے میں
اس پر فدا **جمالی** عالم ہر ایک دانہ

